



## ۱۱۔ آج عید گاہ میں

نظیر اکبر آبادی

پہلی بات :

ہمارا ملک گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ ہے۔ یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور مختلف مذاہب کے لوگ مختلف تہوار مناتے ہیں۔ دیوالی میں ہر طرف روشنی کی جاتی ہے اور مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں۔ ہولی میں رنگوں کا چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ سب لوگ مل جل کر تہواروں کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح عید مسلمانوں کا تہوار ہے۔ اس تہوار پر لوگ عید گاہ جاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور گھر آ کر شیر خرما پیتے ہیں۔ بچوں کو عیدی دی جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔

جان پہچان :

نظیر اکبر آبادی ۱۷۷۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب دہلی کے حالات خراب ہوئے تو نظیر اکبر آباد (آگرہ) چلے آئے۔ نظیر ہندوستانی تہذیب کے دلدادہ تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں میلوں ٹھیلوں، پھولوں، پھولوں، زندگی کی ضرورتوں اور چھوٹی بڑی تمام چیزوں کو موضوع بناتے ہوئے مقبول عام شاعری کی، اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ 'روٹی کی فلاسفی، بنجارا نامہ، آدمی نامہ، کلجگ، وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔ ان کی بعض نظموں میں تصوف اور بھکتی کی بھی جھلکیاں ملتی ہیں۔ ۱۶ اگست ۱۸۳۰ء کو آگرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

ہے دھوم آج مدرسہ و خانقاہ میں  
گلشن سے کھل رہے ہیں ہر اک کج کلاہ میں  
تانتے بندھے ہیں مسجد جامع کی راہ میں  
سو سو چمن جھمکتے ہیں اک اک نگاہ میں  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں  
پوشاک سے جھلکتے ہیں سب تن ذری ذری  
ہے سب کی عید، عید کی دل میں خوشی بھری  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں  
صحن چمن ہے، جتنی ہے سب صحن عید گاہ  
دل باغ سب کے ہوتے ہیں فرحت سے، واہ واہ  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں  
خلقت کے ٹھٹھے کے ٹھٹھے ہیں بندھے ہر طرف ہزار  
غل شور بالے بھولے، کھلونوں کی ہے پکار  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں  
ادنیٰ، غریب، امیر سے لے شاہ تا وزیر  
ہنس ہنس کے مجھ سے کہتا ہے یوں، کیوں میاں نظیر  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں  
کچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بے حد و بے شمار  
ہاتھی و گھوڑے، بیل و رتھ و اونٹ کی قطار  
کرتے ہیں وصل شہر کے سب خرد اور کبیر  
ہر دم گلے لپٹ کے مرے، یار دل پذیر  
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عید گاہ میں

## خلاصہ کلام:

عید مسلمانوں کا سب سے اہم تہوار ہے۔ عید کے دن ہر طرف خوب چہل پہل ہوتی ہے۔ لوگ مدرسوں، خانقاہوں اور مسجدوں سے عید گاہ کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں۔ ہر طبقے اور حیثیت کا انسان نئے کپڑے پہن کر عید گاہ پہنچتا ہے۔ سب لوگ خوشی سے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ ہر طرف لوگوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ کھلونے والوں اور خوائے والوں کی ریل پیل ہوتی ہے۔ لوگ امیر غریب کا فرق بھلا کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ غرض چاروں طرف خوشیوں کا ماحول ہوتا ہے اور ہر عمر کے لوگ عید کے خوب مزے لیتے ہیں۔

## معنی و اشارات

|                     |                |                                                        |                |
|---------------------|----------------|--------------------------------------------------------|----------------|
| ذرا ذرا             | - ذری ذری      | درویشوں کے رہنے کی جگہ                                 | - خانقاہ       |
| پھول جیسے چہرے والا | - گلرؤ         | لوگوں کا لگا تار آنا جانا                              | - تانتا بندھنا |
| بہت بھیڑ            | - ٹھٹھ کے ٹھٹھ | ٹیڑھا                                                  | - کج           |
| بچے                 | - بالے         | ٹوپی                                                   | - کُلاہ        |
| لوگ، مخلوق          | - خلقت         | ٹیڑھی ٹوپی پہننے والا                                  | - کج کُلاہ     |
| ملاقات              | - وصل          | چمکنا                                                  | - جھمکنا       |
| چھوٹا               | - خُرد         | سونے چاندی کا تار                                      | - بادلا        |
| بڑا                 | - کبیر         | سونے چاندی کا تار جس سے گولٹا بنایا جاتا ہے، سنہرے تار | - زری          |
| دل کو لبھانے والا   | - دل پذیر      |                                                        |                |

## مشق

۳۔ لوگ ایک دوسرے سے کس طرح مل رہے ہیں؟



- ۱۔ نظم سے دو ایسے روزمرہ کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن کے معنی ہجوم یا بھیڑ ہوتے ہیں۔
- ۲۔ اس نظم سے ایسے الفاظ یا فقرے تلاش کر کے لکھیے جو خوشی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔

## وسعت میرے بیان کی

❖ درج ذیل اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے:

کچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بے حد و بے شمار  
خلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں بندھے ہر طرف ہزار  
ہاتھی و گھوڑے، بیل و تھ و اونٹ کی قطار  
غل شور بالے بھولے، کھلونوں کی ہے پکار

❖ ایک جملے میں جواب لکھیے:

- ۱۔ ہمارے ملک کی تہذیب کیا کہلاتی ہے؟
- ۲۔ نظیر کی مشہور نظموں کے نام لکھیے۔
- ۳۔ خانقاہ اور مدرسے میں دھوم کیوں ہے؟
- ۴۔ شاعر نے جامع مسجد کی راہ کا کیا حال بتایا ہے؟
- ۵۔ لوگوں نے کیسی پوشائیں پہنی ہیں؟
- ۶۔ گلروکس کی طرح چمکتے پھرتے ہیں؟
- ۷۔ عید گاہ کے صحن کو شاعر نے کیا کہا ہے؟
- ۸۔ شاعر کا دوست ہنس نہس کر اس سے کیا کہتا ہے؟

❖ مختصر جواب لکھیے:

- ۱۔ نظیر کو عوامی شاعر کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۲۔ نظم میں کن باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل عید کی خوشی سے بھرے ہیں؟

..... وہ بھی تو ہمارے ہی بھائی ہیں جن کے ملک میں مرد سے لے کے عورت تک اور بچے سے لے کے بوڑھے تک کوئی پڑھنے لکھنے سے خالی نہیں۔ کیا ان کے یہاں سب ایک ہی قسمت لے کے اترے ہیں؟ کیا اُن کے بچے کند ذہن یا شوخ یا کھلنڈرے ہوتے ہی نہیں؟ ماں باپ نے یہ سمجھا تھا کہ بیٹوں کی کمائی میں تو ہمارا سا جہا ہے اور بیٹیوں سے ہمیں کچھ لہنا نہیں۔ آؤ، جہاں تک ہو سکے بیٹوں کو پڑھائیں جو کل کو ہمارے بھی کام آئے۔

..... خدا قیامت کے دن کہیں ہم سے یہ نہ پوچھ بیٹھے کہ تم نے بیٹیوں کو علم کی دولت سے کیوں محروم رکھا؟ ان کو بیٹوں کے برابر کیوں نہ عزیز سمجھا؟ ہم نے ان کو اس لیے نہیں بنایا تھا کہ جیسی بے خبر اور انجان دنیا میں آئی ہیں ویسی ہی بے خبر اور انجان دنیا سے چلی جائیں، نہ خدا کو پہچانیں نہ اپنی حقیقت کو سمجھیں۔ نہ دنیا میں آنے کا کچھ پھل پائیں۔ بلکہ ہم نے اُن کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ وہ بھی مردوں کی طرح اپنی عقل سے کچھ کام لیں اور اپنی آدمیت سے کچھ فائدہ اُٹھائیں۔ اپنی برائی بھلائی کو سمجھیں، اپنی دنیا اور آخرت سے خبردار ہوں، چھوٹے بڑے کا حق پہچانیں، اولاد کو تربیت کریں، بگڑے ہوئے گھر کو سنواریں۔

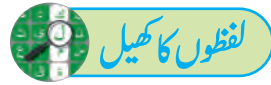
..... یہ کون نہیں جانتا کہ لکھنا پڑھنا بڑی چیز ہے اور وہ ایسا کون کم بخت ہوگا جو اپنی اولاد کا بھلا نہ چاہتا ہوگا؟ ہاں! جن کو خدا نے چار پیسے کا مقدور دے رکھا ہے، وہ جو چاہیں سو کر گزریں۔

..... آج شہر میں اتنی بات ہو جائے کہ لوگ بیٹیوں کے اُن پڑھ رکھنے کو عیب جاننے لگیں، پھر دیکھوں وہ کون سا گھر ہے جس میں لڑکیاں نہیں پڑھتیں؟ جو محتاج سے محتاج ہوگا وہ بھی بیٹی کو چار حرف ضرور پڑھوائے گا۔ یہ ساری مشکلیں ابھی معلوم ہوتی ہیں، پیچھے سب آسان ہو جائیں گی۔ جہاں قوم کی ساری لڑکیاں ایک دفعہ پڑھ گئیں، پھر وہ اپنی اولاد کو آپ تعلیم کر لیا کریں گی۔

❖ خاکے کی مدد سے مضمون مکمل کیجیے اور اسے مناسب

عنوان دیجیے:

دیوالی روشنی کا تہوار ..... گھر گھر روشنی ..... دیے جلانا ..... آتش بازی ..... بازاروں میں رونق، بھیڑ بھاڑ ..... کپڑے، مٹھائیاں خریدنا ..... گھروں میں طرح طرح کے پکوان ..... گھروں کی سجاوٹ ..... لوگوں کا آپس میں ملنا اور مبارکباد دینا۔



❖ لفظ 'مشتري' سے ایسے الفاظ بنائیے جو ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کے ہم معنی ہوں۔

مثال: مٹھی - مشت



- ۱۔ گیلا - .....
- ۲۔ کھٹا - .....
- ۳۔ دودھ - .....
- ۴۔ روایت - .....



❖ ذیل کے الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کیجیے:

- ۱۔ گل رخ - ۲۔ گل چیں
- ۳۔ گل قند - ۴۔ گل چاندنی
- ۵۔ گلزار - ۶۔ گلستان

سرگرمی/منصوبہ:

- ۱۔ منشی پریم چند کی کہانی 'عید گاہ' اپنے اسکول کی لائبریری سے حاصل کیجیے اور اسے دوستوں کے درمیان پڑھ کر سنائیے۔
- ۲۔ 'عید کی تیاریاں' موضوع پر گروہی گفتگو کیجیے۔
- ۳۔ ہندوستان کے پانچ بڑے تہواروں کے نام لکھیے۔

- ۵۔ دوڑ کی ابتدا میں ..... لگانے سے 'چنگاری' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۶۔ دوش کے آخر میں ..... لگانے سے 'چھٹا' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۷۔ دُوب کے آخر میں ..... لگانے سے 'شیر' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۸۔ دو 'د' کی ابتدا میں ..... لگانے سے 'ہندسہ' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۹۔ دوش کی ابتدا میں ..... لگانے سے 'کھنچاؤ' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۱۰۔ دو 'چ' کے آخر میں ..... لگانے سے 'عم' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔

**ہمیں یہ کرنا چاہیے**

- دنیا میں دکھ درد اور پریشانیاں بہت ہیں۔ اگر ہم کسی کی کوئی تکلیف دور کریں یا اسے خوشی دے سکیں تو یہ بہت بڑا کام ہے۔ لوگوں کو خوش کرنے کے چند طریقے یہ بھی ہیں:
- ۱۔ کسی کو کوئی کامیابی ملے یا خوشی حاصل ہو تو اسے مبارکباد دینا۔
- ۲۔ کسی کو کوئی صدمہ پہنچے یا کوئی گھبراہٹ ہو تو اسے تسلی دینا۔
- ۳۔ کسی کے ساتھ اچھی طرح بات کرنا۔
- ۴۔ کوئی راستہ پوچھے تو اسے راستہ بتانا۔
- ۵۔ کوئی ہماری مدد کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا۔
- ۶۔ ہم سے کسی کو کوئی معمولی سی بھی تکلیف پہنچے تو اس سے معافی مانگنا۔

..... لڑکیاں ماؤں ہی سے تو پڑھیں گی۔ بچوں کی مائیں اگر اس قابل ہوں کہ اپنے بچوں کو آپ تعلیم کر لیا کریں تو اس ملک کے دن ہی نہ پھر جائیں۔ بیٹا کیا اور بیٹی کیا! بغیر ماں کی تعلیم کے کسی کو آدمیت نہیں آسکتی۔

❖ **درج بالا اقتباس کو غور سے پڑھیے اور دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے:**

- ۱۔ مصنف کے نزدیک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کیا پوچھ سکتا ہے؟
- ۲۔ اولاد کی تعلیم کے لیے کس کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے؟
- ۳۔ ماؤں کا پڑھا لکھا ہونا کیوں ضروری ہے؟
- ۴۔ لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر پندرہ سطروں کا ایک مضمون لکھیے۔



رسول اکرمؐ کی دو بیٹیوں سے نکاح کے سبب حضرت عثمانؓ ذوالنورینؓ کہلائے۔

اوپر دیے ہوئے جملے میں دو 'ب' کی ابتدا میں 'س' کا اضافہ کرنے سے 'وجہ' کا ہم معنی لفظ بن گیا۔

اسی طرح درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھ کر جملے دوبارہ لکھیے۔

- ۱۔ دو 'گ' کے آخر میں ..... لگانے سے 'آسمان' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۲۔ دو 'د' کی ابتدا میں ..... لگانے سے 'سہارا' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۳۔ دو 'ل' کی ابتدا میں ..... لگانے سے 'خرابی' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
- ۴۔ دو 'س' کے آخر میں ..... لگانے سے 'قابل' کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔